قُربِ الٰہی

کے چند آسان عملی طریقے

خرم مراد

منشورات

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ سے محبت، اللہ کی محبت، اور اس کی قربت، اس سے بڑھ کر ہمیں زندگی میں اور کیا چاہیے! مقام تو یہ بہت بلند ہے، اور دولت بھی بے حد قیمتی، لیکن اس قربت اور محبت کی طلب اور کوشش ہر مسلمان کے لیے کسی نہ کسی درجہ میں ضروری ہے۔ فرمایا "مومن سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتے ہیں" (البقرہ)، اور ہدایت کی "سجدہ کرو، اور اپنے رب سے قریب ہوجاؤ" (العلق)۔

جب قرب الٰہی ہر ایک کے لیے ضروری ہوا، تو یہ بھی ضروری ہوا کہ اس کا حصول ہر ایک کے بس میں ہو، اس کا راستہ آسان ہو، کہ دین آسان ہے۔ اس کے حصول کا آسان راستہ کیا ہے؟ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنا، جو آپؐ نے کیا، جس درجہ میں کیا، جس طرح کیا، وہی، اسی درجہ میں، اور اسی طرح کرنے، اور اپنی زندگی آپؐ کی زندگی کی طرح بنانے کی کوشش میں لگے رہنا۔۔ یہ ہے قرب الٰہی کا آسان راستہ! "اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری راہ چلو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا" (آل عمران)۔

اللہ کے رسولؐ اپنی رسالت کی پوری زندگی میں جو کام کرنے میں لگے رہے وہ ہے اللہ کے بندوں تک اللہ کا پیغام پہنچانا، اور ان کو اللہ کی طرف بلانا۔ عوام الناس کو اللہ کی طرف اور اس کی راہ میں جدوجہد کے لیے پکارنا اور جمع کرنا، اور انھیں اپنے ساتھ لے کر چلنا۔۔ یہی

رسولؐ اللہ کی راہ ہے' یہی قربِ الٰہی کے حصول کا سب سے یقینی راستہ ہے۔ اس کام کو نہ تو ترک کیا جا سکتا ہے نہ موخر' اور نہ اس سے غفلت برتی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کام کو صحیح طور پر انجام دینے کے لیے یہ ضروری ہے کہ راہِ رسول چلنے والا' مخلوق خدا کی طرف توجہ اور ان کے ساتھ مشغولیت میں' خود اپنی ذات کی طرف توجہ اور اس کام کے لیے زادِ راہ جمع کرنے سے غافل نہ ہو' اور دوسروں کو پکارنے میں' خود اپنے نفس کو پکارنا اور اسے اپنے ساتھ ساتھ لے کر چلنا نہ بھولے۔ اس لیے کہ عام مخلوق خدا کی ہدایت بڑی بھاری ذمہ داری کا کام ہے' یہ ایک پُرخار راہ ہے۔ اس ہدایت کو قول ثقیل کہا گیا ہے' اور اس کام کو ایک کمر توڑنے والا بھاری بوجھ' وِزْرَكَ الَّذِىٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ۔

کارِ رسالت کو صحیح طرح کرنے کے لیے یہ زادِ راہ کیا ہے؟ سب سے بڑھ کر' جس کے بغیر یہ کام ہو ہی نہیں سکتا وہ ہے سب سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو رہنا (حنیفیت)' اور ہر کام صرف اللہ کے لیے کرنا (اخلاص)' جس درجہ میں اور جس قدر بھی بس میں ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم حنیف اور مخلص کے بلند سے بلند تر مقام کی آرزو کو اپنا مطلوب بنائیں' اور' رسولؐ اللہ کی طرح' دعوت کے کام کے ساتھ ساتھ ان اعمال کا بھی التزام کریں جو اس مقام کے حصول کا ذریعہ ہوں۔

دیکھیے! جب دین کا خلاصہ یوں بیان کیا گیا کہ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ (اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے' بالکل یکسو ہو کر۔ البینہ ۹۸:۵)--- تو' اس سے متصل ہی' بطورِ وسیلہ' نماز اور زکوٰۃ کی ہدایت بھی کی گئی' اور آخر میں خشیت الٰہی کی بھی۔ پہلی وحی ہی میں انسانوں کو پیغام الٰہی پہنچانے کی ہدایت دی گئی کہ "پڑھو (لوگوں کو سنانے کے لیے) اپنے رب کے نام سے"--- تو' اس کے پہلو بہ پہلو' یہ ہدایت بھی درج کی گئی کہ "سجدہ کرو' اور (اپنے رب کا) قرب حاصل کرو" (العلق)۔ بالکل آغاز ہی میں جب یہ وحی آئی کہ "اٹھو اور خبردار کر دو"--- تو' اس کے بعد ہی فوراً' یہ وحی بھی آئی کہ "رات کو نماز میں کھڑے رہا کرو..... اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو..... اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کرو' اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو" (المدثر و المزمل)۔ جب کہا گیا کہ "اپنے رب کی نعمت (ہدایت) کا بیان کرو"--- تو ساتھ ہی یہ

بھی کہا گیا کہ "جب تم فارغ ہو تو (اللہ کی عبادت کے لیے) کمر باندھ لو' اور اپنے رب ہی سے لو لگاؤ" (الضحٰی والانشراح)۔ "اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے" کا حکم دیا--- تو ساتھ ہی معنوی و روحانی سازوسامان کا بیان بھی کر دیا کہ "پس نماز قائم کرو' زکوٰۃ دو' اور اللہ سے وابستہ ہو جاؤ" (الحج)۔ جب کامیابی و فتح کا' اور یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے الفاظ میں عوامی بہاؤ اور رجوع کا مژدہ سنایا--- تو ساتھ ہی پُرزور تاکید فرمائی کہ کثرت کے ساتھ اپنے رب کی حمد کرو' اور کیونکہ عوامی بہاؤ کے ساتھ لغزشوں کا امکان زیادہ ہے' اس لیے' استغفار کا التزام کرو (النصر)۔

دعوت و جہاد کی راہ اس زاد راہ کے بغیر طے نہیں ہو سکتی جس کو اللہ تعالٰی نے اتنی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت دعوت و جہاد میں مشغول رہتے تھے' آپؐ کو ہر لحہ یہ فکر دامن گیر رہتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ--- سب کے سب--- آپؐ کے ساتھی بن جائیں' اور جب لوگ آپؐ کا ساتھ دینے سے انکار کرتے تھے تو آپؐ ان کے غم میں گھلا کرتے تھے۔ ہر طرح کے لوگ آپؐ کے گرد جمع تھے۔ آپ کاروبارِ حکومت' صلح و جنگ' تعلیم و تزکیہ' قضا و افتا اور عام انسانی روابط و تعلقات جیسے کاموں میں بھی پوری طرح مشغول رہتے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپؐ راتوں کو نماز میں کھڑے رہتے تھے' ایک ہی مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار کر لیتے تھے' ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے' اور پوری یکسوئی اور قلب کے پورے انہماک کے ساتھ اللہ تعالٰی کی طرف متوجہ رہا کرتے تھے۔

آپؐ کی طرح کوئی نہیں ہو سکتا' لیکن جو بھی کسی نہ کسی درجہ میں دعوتِ عام اور جہاد کا وہی کام کرنا چاہتا ہو جو اللہ تعالٰی نے آپؐ کے' اور آپؐ کے واسطے سے امت مسلمہ کے' سپرد کیا ہے' وہ بھی آپؐ کی طرح ان تمام ہدایات الٰہی کا مخاطب ہے' اور آپؐ سے کہیں زیادہ اس زاد راہ اور سازو سامان کا محتاج ہے۔ اس کو ہر وقت ہدایات قرآنی اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے اتباع کی کوشش میں لگا رہنا چاہیے کہ اس کے بغیر وہ اس پُرخطر راہ پر نہ صحیح طور پر چل سکتا ہے' نہ قائم رہ سکتا ہے۔

یہ ضرور ہے کہ ہر شخص بقدر استطاعت ہی سعی کر سکتا ہے' اور بقدر سعی ہی توفیق الٰہی اور قرب الٰہی حاصل کر سکتا ہے' لیکن یہ نہ سمجھیے کہ توجہ الی اللہ اور قرب الٰہی کے مقامات کے

لیے مطلوب اعمال کچھ اتنے مشکل ہیں جو صرف خواص ہی سے بن پڑ سکتے ہوں' اور یہ مقامات صرف انھی کا نصیب ہوں۔ ان میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو' کسی نہ کسی درجے میں' ایک عام انسان کے لیے کرنا ممکن نہ ہو' یا مشکل ہو۔ جنت اور قرب الٰہی کے راستے کو تو کہا ہی "الیسرٰی" گیا ہے' اور "الدین یسر" کی بشارت دی گئی ہے۔

قرب الٰہی کی جستجو' اور ان اعمال کو کرنا' یا کرنے کی کوشش کرتے رہنا' ہر لمحہ کا کام ہے۔ لیکن بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں جب ان کا حصول نسبتاً آسان ہو جاتا ہے' اور ان کے نتائج میں کئی گنا اضافہ ہو سکتا ہے۔ ہر شب و روز میں ایسے کئی لمحات آتے ہیں' مگر رات کے لمحات خصوصاً ایسے ہی لمحات ہیں۔ اسی طرح ماہ و سال کی گردش میں رمضان المبارک کا مہینہ بھی ایسا ہی وقت ہے۔ یہ بات کہ ہر رات ایک گھڑی ایسی آتی ہے جب اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پر اترتا ہے اور اپنا دست کرم پھیلاتا ہے' رات کے لمحات کی قدروقیمت اور نتیجہ خیزی ظاہر کرتی ہے۔ اور یہ بات کہ ماہِ رمضان میں شیاطین کو باندھ دیا جاتا ہے' جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' فرض کا اجر ۷۰ گنا ہو جاتا ہے' اور نفل کا فرض کے برابر' رمضان کی قدروقیمت واضح کرنے کے لیے کافی ہے۔ رات ہر روز آتی ہے' اور رمضان ہر سال۔ ان قیمتی اوقات سے جتنا فائدہ اٹھا سکتے ہوں' اٹھایئے۔ رمضان میسر ہو تو کیا کہنے' لیکن کسی وقت بھی ختم ہونے والی زندگی کا جو لمحہ بھی میسر ہو' اسی لمحہ سے ان اعمال کو کرنے کا عزم کیجیے' اور کرنا شروع بھی کر دیجیے' جو عام لوگوں کو خیر کی طرف بلانے اور خیر کے لیے جمع کرنے کی پُرخطر راہ سے گزرنے کے لیے ناگزیر ہیں۔

آپ مسلمان ہیں تو یہ راہ آپ چھوڑ نہیں سکتے' اس لیے کہ یہ رسولؐ اللہ کی راہ ہے۔ خیر کی راہ خود چلنا بھی فرض ہے' انسانوں کو خیر کی طرف بلانا بھی فرض ہے۔ اور قرب الٰہی کے لیے مختلف عمل کرتے ہوئے' یہ بات کبھی نہ بھولیے کہ اس مقصد کے لیے سب سے زیادہ کارگر نسخہ تو دعوت الی الخیر کا کام ہے' اور یہ سارے عمل آپ کو یہی کام بخیروخوبی انجام دینے کے قابل بناتے ہیں۔

یہ بنیادی بات بھی یاد رکھیے کہ ان اعمال میں سے کوئی عمل بھی ایسا نہیں جو کرنے کے لیے زندگی کے عام معمولات کو ترک کرنا پڑے' یا ان میں خلل پڑے' یا مشغول ترین زندگی میں

اس کی گنجائش ہی نہ نکل سکے۔ اصل چیز توجہ' اور اصل نسخہ عام معمولات ہی کو قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنالینا ہے۔ اضافی اعمال تو بہت قلیل اور بہت کم وقت طلب ہیں۔ جو وقت اور محنت طلب ہیں' جیسے قیام لیل' ان کو بھی سہولت کے ساتھ کرنے کے راستے بتادیے گئے ہیں۔

آسان عملی طریقے

۱- نماز میں خشوع کی تدبیر

پانچ وقت کی نماز ہم سب پڑھتے ہیں' لیکن روزانہ پانچ دفعہ اس نہر میں غسل کرنے کے باوجود بالعموم ہماری روحانی اور اخلاقی گندگیاں ویسی کی ویسی ہی رہ جاتی ہیں جیسی غسل سے پہلے تھیں' اور اللہ سے ملاقات اور بات چیت کرنے' اور اس کے سامنے اپنی فقیری اور محتاجی' شکر اور محبت اور عجزوتذلل کے اظہار کے باوجود ہمیں اس سے کچھ تقرب حاصل نہیں ہوتا۔ اس سے بڑی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے! حالانکہ نماز خود ہی تقرب ہے' اور قرب الٰہی کے حصول کا یقینی نسخہ۔ اسی لیے دعوت و جہاد کی ہر ہدایت کے ساتھ ہر روز پانچ بار اقامت صلوٰۃ کی ہدایت کی گئی ہے۔

اس صورت حال کو بدلنا ضروری ہے۔ جب محنت بھی لگ رہی ہے' وقت بھی لگ رہا ہے' تو اس سے نفع کیوں نہ ہو۔ اس نفع کے لیے اس سے زیادہ کچھ کرنا ضروری نہیں کہ اقامت صلوٰۃ کی ظاہری شرائط--- صحیح وقت' تعدیل ارکان' اور جماعت کی پابندی کے ساتھ ساتھ' جو بالکل آپ کے اختیار میں ہے' ہر نماز میں خشوع کے حصول کی کوشش بھی کریں۔ یعنی' نماز کو ایک بے روح رسم کے بجائے اپنے رب سے ملاقات اور گفتگو میں بدلنے کی کوشش کریں۔ یہ کوشش بھی ہمارے اختیار میں ہے۔ اس کے لیے نہ وقت درکار ہے' نہ محنت' نہ طویل نماز' نہ کوئی اضافی عمل' صرف توجہ درکار ہے۔ توجہ بھی خیالات کو بھٹکنے اور دل کو وسوسوں سے بچانے پر لگانے کی ضرورت نہیں' بلکہ ایک' یا ایک سے زیادہ' درج ذیل چیزوں پر توجہ مرکوز کرنا بھی کافی ہو سکتا ہے:

۱- جو لفظ یا کلمہ زبان سے کہیں' اس کے معنی ساتھ ساتھ دل میں دہرائیں۔

۲- اللہ میرے سامنے ہے' جو میں کہہ رہا ہوں یا کر رہا ہوں' اسے وہ سن رہا ہے' دیکھ رہا ہے۔

۳- اپنی غلامی اور تذلل کی جسمانی وضع پر نگاہ اور تصور جما دیں کہ اللہ میری اس وضع کو دیکھ رہا ہے۔

۴- میں اللہ سے ملاقات اور بات چیت کر رہا ہوں۔

۵- یہ میری آخری نماز ہو سکتی ہے۔

٦- میری یہ نماز آخرت میں اللہ کے سامنے پیش کی جائے گی' اپنے اختیار سے کوئی ایسی چیز نہ کروں کہ یہ قبول نہ ہو۔

خشوع کے حصول کی جو ترکیب قرآن نے بتائی ہے' وہ یہی ہے کہ دل کو دھڑکا لگا رہے کہ اپنے رب سے ملاقات کرنا ہے اور اسی کے پاس واپس جانا ہے۔

آنے والی نماز ہی سے آپ خشوع پیدا کرنے کے لیے ان تدابیر پر عمل شروع کر دیں' اور پھر ان پر برابر عمل کرتے رہیں' تو ان شاء اللہ نماز سے آپ کو مطلوبہ زاد راہ ملنا شروع ہو جائے گا۔

۲- قیام لیل

رات کی نماز فرض تو نہیں رکھی گئی' کیوں کہ عام انسان بیماری' کسب معاش اور قتال فی سبیل اللہ جیسی مشغولیات کی وجہ سے اس کو نباہ نہیں سکتا تھا۔ لیکن اس کی تاکید اور ترغیب میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کی صفات میں قیام لیل کا ذکر بار بار بڑے اہتمام سے کیا ہے: وہ "جو راتیں سجود و قیام میں گزارتے ہیں" (الفرقان' الزمر)' وہ جو "راتوں کو کم ہی سوتے تھے' پھر رات کی آخری گھڑیوں میں استغفار کیا کرتے تھے" (الذاریات)' وہ "جن کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں' اپنے رب کو خوف اور لالچ کے ساتھ پکارتے ہیں" (السجدہ)۔

تاکید کتنی ہی ہو' جس بات کی دین میں صرف ترغیب کی حد تک تاکید کی گئی ہے ہم اس کو ہر ایک کے لیے لازم نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہم دعوتِ عام اور جہاد میں مشغول ہر شخص سے

قیام لیل کا مطالبہ نہیں کر سکتے۔ یہ آج کل کی مصروف زندگی میں ایک ایسا اضافہ ہوگا جس کو کم ہی لوگ نباہ سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتنی زبردست ترغیب کے بعد اگر آپ کے دل میں رات کی گھڑیوں میں اپنے رب سے لو لگانے کی ہوک اٹھے' تو آپ کو یہ ضرور جاننا چاہیے کہ اس کام کو کرنے کے آسان طریقے بھی ہیں۔

(۱) اگر آخر رات میں اٹھ کر نماز پڑھنا مشکل ہو' تو پھر سونے سے پہلے ہی ۸ رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر سونے سے پہلے نماز کے لیے وضو کرنا اور کھڑا ہونا بھی دشوار ہو' تو عشا کی نماز کے ساتھ پڑھ لیں۔ نبی کریمؐ سے رات کے ابتدائی حصہ میں' بلکہ ہر حصہ میں' پڑھنا ثابت ہے۔ اگر آپ ارادہ کر کے ایک دفعہ شروع رات میں پڑھنے لگیں گے' تو ان شاء اللہ بیچ رات یا آخر رات میں پڑھنا بھی نصیب ہو سکتا ہے۔

(۲) رات کی نماز کے لیے بھی یہ ضروری نہیں کہ آپ لازماً طویل قرأت ہی کریں۔ آخری دس سورتیں ہی ہر رات نماز میں پڑھ لیں' یا آخر کی کوئی اور چھوٹی سورتیں' تو یہ بھی کافی ہے۔ سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' سورہ کافرون ایک چوتھائی کے' سورہ نصر ایک چوتھائی کے' سورہ زلزال نصف کے' اور سورہ تکاثر ایک ہزار آیات کے (او کما قال صلی اللّٰہ علیہ وسلم)۔ چھوٹی سورتیں اپنے حجم کے لحاظ سے چھوٹی ہوں' اپنے مضامین اور اجر کے لحاظ سے بڑی سورتوں سے کسی طرح کم نہیں۔ نبی کریمؐ سے یہ بھی روایت کیا گیا ہے کہ جس نے قیام میں دس آیات تلاوت کیں اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا' اور جس نے ایک سو آیات کی تلاوت کی اس کا شمار قانتین میں ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں اذا زلزلت اور القارعہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پڑھوں' تو یہ اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ البقرہ اور آل عمران کو جلدی جلدی بغیر سمجھے پڑھ دوں۔

(۳) اگر یہ بھی آپ کے لیے مشکل ہو' تو فجر اور عشا کی نمازیں' جو آپ کو بہرصورت باجماعت پڑھنا چاہییں' نبی کریمؐ کی اس بشارت پر یقین کے ساتھ باجماعت پڑھیں کہ "جس شخص نے عشا کی نماز جماعت سے پڑھی' اس نے گویا آدھی رات قیام کیا' اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی' اس نے گویا پوری رات نماز پڑھی"۔ مشغول سے مشغول آدمی کے لیے بھی قیام لیل کا ثواب حاصل کرنے کا یہ راستہ کتنا آسان ہے! بہت ہی بدقسمت ہوگا وہ جو فجر

اور عشا کی جماعت ضائع کر دے' اور قیام لیل کے اجر سے محروم ہو جائے۔ خصوصاً فجر' جس کے بارے میں حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "میں صبح کی نماز جماعت سے پڑھوں' یہ مجھے رات بھر کے قیام سے زیادہ محبوب ہے"۔

(۴) روزہ کے لیے جب آپ سحری کے وقت اٹھتے ہیں' تو ذرا سی کوشش سے یہ بہ آسانی ممکن ہے کہ آپ چند منٹ پہلے اٹھ جائیں' اور جتنا وقت ہو اس کے لحاظ سے دو چار رکعتیں پڑھ لیں' اور اس کے بعد--- اور نماز نہ پڑھ سکیں تو اس کے بغیر بھی--- سجدہ میں اپنی پیشانی زمین پر ٹیک دیں' اللہ کے سامنے گڑگڑائیں اور آہ و زاری کریں' اس سے اپنے گناہوں پر استغفار کریں' دین و دنیا کی ساری حاجتیں اور نعمتیں اس سے مانگیں' دل سوزی سے اپنی قوم کے لیے' امت مسلمہ کے لیے' عالم انسانیت کے لیے' ہدایت اور خیر کی دعا کریں' اور خاص طور پر ان لوگوں کے لیے دل کو پگھلائیں جن کو اللہ کی راہ پر لانا' آپ کی ذمہ داری ہے' یا جو اس راہ پر آپ کے ساتھ چل رہے ہیں' بحیثیت مجموعی بھی اور افراد اور گروہوں کے نام لے لے کر بھی۔ اس طرح آپ "مستغفرین بالاسحار" کے زمرہ میں شامل ہو جائیں گے' آہ سحرگاہی کی لذت سے آشنا ہوں گے' اور مخلوق خدا سے آپ کے تعلق میں دلسوزی اور بے لوثی پیدا ہو گی۔

رمضان ہو تو اتنا کرنا آپ کے لیے کچھ مشکل نہ ہوگا۔ رمضان کے علاوہ' جس رات بھی آپ قیام لیل کریں اس کے بعد یہ عمل کریں بلکہ جب بھی ممکن ہو سکے فجر سے کچھ پہلے اٹھ کر' سجدہ میں پیشانی زمین پر ٹیک کر' یہی عمل کریں' خواہ آپ تہجد نہ بھی پڑھ سکیں۔ کیا عجب کہ اس طرح بالآخر اللہ تعالیٰ آپ کو باقاعدگی سے "استغفار بالاسحار" کی توفیق بخش دے۔ آہ سحرگاہی سے ہی آپ شیطان کے لیے خطرہ بن سکیں گے۔

ہے اگر مجھ کو خطر کوئی تو اس ملت سے ہے
جس کی خاکستر میں ہے اب تک شرار آرزو
خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشک سحرگاہی سے جو ظالم وضو

۳- ہمہ دم ذکر

نماز کا مقصود اللہ کا تقرب اور اس کا ذکر ہے۔ مگر ذکر میں جو کیفیت مطلوب ہے وہ یہ ہے کہ آپ اٹھتے' بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کو یاد رکھیں' اور یاد کریں۔ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ۔ اس کیفیت کے حصول کے لیے یہ بالکل ضروری نہیں کہ آپ زندگی کا کوئی معمول یا مشغولیت ترک کریں۔ "اٹھتے' بیٹھتے اور لیٹتے" کے الفاظ خود اس حقیقت کو آشکار کر رہے ہیں۔ صرف توجہ اور اہتمام درکار ہے۔

زندگی کا ہر کام اسی طرح کرتے رہیں جس طرح کرتے ہیں' لیکن جب اور جتنا ممکن ہو اپنا دھیان اللہ کی طرف کرنے کی کوشش کریں۔ "وہ میرے ساتھ ہے"--- "وہ مجھے دیکھ رہا ہے"--- "وہ میری ہر بات سن رہا ہے"--- "وہ کھلا رہا ہے اور پلا رہا ہے"--- "ہر چیز اس کی بخشی ہوئی ہے"--- "جس چیز پر نگاہ پڑے وہ اس کی پیدا کی ہوئی ہے' اس کی ہے"--- "ایک دن اللہ سے ملاقات ہوگی"--- "اس نعمت کے بارے میں وہ سوال کرے گا"--- "اس کام میں' اسی کے چاہنے سے اور اسی کے حکم و تدبیر سے کامیابی ہوگی"--- اور اس طرح کی دوسری یادیں۔ اس طرح اللہ کو یاد کرنے کے لیے وقت کی ضرورت نہیں' صرف توجہ چاہیے۔

پھر جب بھی ممکن ہو' تو اپنے دل کی یاد کو الفاظ کی شکل بھی دیں۔ مثلاً کوئی کام شروع کریں تو اللہ کا نام لے لیں (بسم اللّٰہ)' کسی نعمت سے فائدہ اٹھائیں تو اس کا شکر ادا کر دیں (الحمدللّٰہ)' کوئی گناہ ہو جائے تو احساس ہوتے ہی استغفار کرلیں (رب اغفرلی)' حضورؐ کا خیال آئے' نام آئے تو درود و سلام پڑھ لیں۔ نبی کریمؐ نے زندگی کے ہر کام کے لیے اذکار اور دعاؤں کی تعلیم اسی لیے دی ہے کہ کام بھی جاری رہیں' اور انھی کاموں میں کثرت سے اللہ بھی یاد رہے۔ یہ بالکل ضروری نہیں کہ آپ لازماً ان اذکار اور دعاؤں کو عربی میں یاد کریں۔ ان کے مفہوم کو اپنی زبان میں زبان سے کہہ لینا' یا دل ہی دل میں کہہ دینا' بھی کافی ہے۔

پوری کوشش کے باوجود آپ یہ سب کچھ کرنا بار بار بھول لیں گے' توجہ ہٹ جائے گی' اور اہتمام جاری نہ رہ سکے گا۔ اس سے بھی گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ نسیان تو آدم کی فطرت میں ہے۔ جب یاد آجائے کہ آپ یہ سب کچھ کرنا بھول گئے ہیں' اور یہ معمول ترک ہو گیا ہے' دوبارہ اللہ کی طرف دھیان رکھنے اور یاد کرنے کا کام شروع کر دیں۔ اس طرح جب آپ بار بار

بھولیں گے اور بار بار اللہ کی طرف آئیں گے، تو آپ کے لیے "اواب" کا مقام حاصل کرنے کا دروازہ کھل جائے گا، جس کو جنت کی بشارت دی گئی ہے (سورہ ق)۔

آپ بس ذکر کی اس صورت کا اہتمام شروع کر دیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ آپ کو صبح و شام ذکر، کثرت سے ذکر اور اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے ذکر کی کیفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

۴- ذکر کا متعین وظیفہ

ہر وقت دل میں اور زبان سے ذکر، اور مختلف اوقات میں، مثلاً نماز کے بعد، صبح و شام، اور مختلف کام کرتے ہوئے مخصوص اذکار کے علاوہ، اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو اذکار کے ایک مختصر سے وظیفہ کی پابندی کی بھی کوشش کیجیے۔ ذیل میں ایک نصاب دیا جا رہا ہے، جو ۱۰ منٹ سے زیادہ وقت نہیں لیتا۔ اس میں ہر ذکر کی تعلیم و تاکید اور اجر و فضیلت کئی صحیح احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد اس وظیفہ کا اہتمام کریں۔ مغرب کے بعد مشکل ہو، تو فجر ہی کے وقت کر لیں۔ نماز کے فوراً بعد مشکل ہو، تو کچھ پہلے اور کچھ بعد کر لیں۔ لیکن پہلے اور آخری ذکر کا التزام نماز فجر اور مغرب کے فوراً بعد ہی کرنے کی کوشش کریں۔

۱- لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ --- ۱۰ مرتبہ

۲- سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ --- ۱۰ مرتبہ

۳- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ --- ۱۰ مرتبہ

۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ --- ۱۰ مرتبہ

۵- رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ --- ۷ مرتبہ

۶- اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ --- ۷ مرتبہ

۵- موت کی یاد

موت' اور موت کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے دن کو بھی قرآن کثرت سے یاد کراتا ہے' اور یاد رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ یہ کام بھی اٹھتے' بیٹھتے' اور لیٹتے کرنا چاہیے۔ لیکن چند لمحات' منضبط طریقے سے' موت اور موت کے بعد اللہ سے ملاقات تک کے سفر کو یاد رکھنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ اس مقصد کے لیے صبح و شام کے وظیفہ کی آخری دعا مفید ہو سکتی ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جو آدمی مغرب اور فجر کے بعد سات دفعہ یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ کے عذاب سے بچا لے گا۔ دعا خود سے تو کام نہیں کرتی۔ دعا تو اس بات کا اظہار ہے کہ آپ کو اس چیز کی طلب ہے' پیاس ہے' جو آپ مانگ رہے ہیں۔ جب آپ پانی مانگتے ہیں تو آپ کو پیاس لگی ہوتی ہے' آپ کھانا مانگتے ہیں تو بھوک لگی ہوتی ہے' جتنی شدت سے بھوک پیاس ہوتی ہے اتنی ہی بے چینی اور لگن سے آپ پانی اور کھانا مانگتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے دل کو آگ سے بچنے کی فکر لگی ہو' اور شدت سے لگی ہو۔ خوف' اندیشہ' بے چینی اور اضطراب سے دل بھرا ہوا ہو' اور پھر آپ کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ' تو ان الفاظ کا اثر ہوگا۔ دل میں آگ لگی ہو گی تو الفاظ دل سے نکلیں گے' رنگ لائیں گے۔ الفاظ آپ دل سے کہیں گے' تو دل کو آگ سے بچنے کی فکر لگتی جائے گی۔ مانگنے سے بھی بھوک پیاس لگنے لگتی ہے۔ یہ گویا دو طرفہ عمل ہے۔

اس دعا کو ایک خاص طریقہ سے پڑھنے سے' یہ صبح و شام اپنے رب سے ملاقات کو یاد رکھنے کا موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس طریقہ میں کوئی وقت بھی نہیں لگتا۔ قرآن مجید میں آخرت کا سفر بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ میں ہر بار اس سفر کے کسی ایک مرحلے کی تصویر اپنے ذہن میں یاد کر کے کہتا ہوں' اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اس طرح پورا سفر آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

یہ طریقہ کیا ہے؟ آپ پہلی دفعہ کہیں' تو موت کا وقت یاد کریں۔ قرآن مجید میں موت کے وقت کا کثرت سے ذکر کیا گیا ہے۔ کسی ایک منظر کو اپنے ذہن میں قائم کر لیں۔ ایک یہ ہے:

جب جان گلے تک پہنچ جائے گی' کوئی سہارا نظر نہ آئے گا جو موت سے بچا لے' کوئی جھاڑ پھونک کر کے بھی نہیں بچا سکتا۔ یقین ہو جائے گا کہ بس اب تو دنیا کو چھوڑنا

ہے۔ بھائی بہن' باپ' رشتہ دار' مال و دولت' مکان سب چھوڑنا ہیں۔ جسم کی سب قوتیں ختم ہو جائیں گی' پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی۔ اب اللہ کی طرف جانا ہے' اور سوائے اعمال کے کوئی سہارا نہیں۔ (القیامہ ۷۵: ۲۶-۳۰)

یا اس وقت کو یاد کریں جب فرشتے آئیں گے اور چہروں اور پیٹھوں پر آگ کے کوڑے ماریں گے۔ یا موت کے کسی اور منظر کو' چند سیکنڈ کے لیے' قرآن کے کسی حصے کے ذریعے' ذہن میں لاکر آپ موت کا وقت یاد کریں' اور پہلی بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

دوسری بار کہنے لگیں تو قبر کا مرحلہ یاد کریں۔ موت کے بعد قبر کی منزل ہے۔ کہا گیا ہے کہ قبر ہی دراصل فیصلہ کر دے گی کہ آگے کیا ہوگا۔ یا تو یہ آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے' یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ۔ حضرت عثمانؓ جب قبر پر کھڑے ہوتے تھے تو اتنا زاروقطار روتے تھے کہ آپ کی داڑھی' آنسوؤں سے بھیگ جایا کرتی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قبر کہتی ہے' میں تنہائی کا گھر ہوں' میں کیڑوں کا گھر ہوں۔ تو' قبر کا کوئی منظر ذہن میں یاد کریں' اور کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

تیسرا مرحلہ یاد کریں جب آپ کو قبروں سے نکال کر اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا۔ لوگ دیوانہ وار اٹھ کر بھاگیں گے' ہوش اڑے ہوں گے' نگاہیں اٹھ نہ رہی ہوں گی' چہروں پر ذلت کی سیاہی ہوگی' ننگے ہوں گے مگر دیکھنے کا ہوش نہ ہوگا۔ سورج قریب آجائے گا' پسینہ اس طرح بہے گا کہ لوگ کانوں تک غرق ہوں گے۔ ہلکے سے ہلکا عذاب یہ ہوگا کہ آدمی کو آگ کے جوتے پہنا دیے جائیں گے اور اس کا دماغ کھولے گا۔ اعمال نامے ہاتھ میں ہوں گے' اور سب خدا کے حضور کھڑے ہوں گے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قسمت کا فیصلہ ہو رہا ہوگا۔ جس کے نیک اعمال بھاری ہوں گے تو وہ دل پسند زندگی پائے گا۔ جس کے اعمالِ بد بھاری ہوں گے تو اس کا تو ٹھکانہ آگ کا گڑھا ہوگا۔

یہ منزل ہے حشر کی۔ کسی بھی منظر کو ذہن میں تازہ کرلیں' اور تیسری بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

چوتھی منزل پل صراط کی ہے۔ آپ سوچیں کہ میں جہنم پر سے گزروں گا' کہ ہر شخص وہاں پر وارد ضرور ہوگا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ بعض لوگ ہوا کی رفتار سے گزر جائیں گے'

بعض لڑکھڑاتے ہوئے گزریں گے' اور بعض وہیں اندر گر پڑیں گے۔ اس وقت تو اعمال ہی سواری ہوں گے' کوئی اور سواری نہ ہوگی۔ آپ اس منظر کو ذہن میں لائیں' اور چوتھی بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

پانچویں بار اس آگ کو دیکھیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس کثرت اور تفصیل سے کیا ہے۔ آگ کا بستر ہے' آگ کی چھت ہے' پیپ کا پانی ہے' کانٹوں کا کھانا ہے' لوہے کے ہتھوڑے ہیں' سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جا رہا ہے۔ ان میں سے کسی کو بھی یاد کریں' اور پھر پانچویں بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

پھر وہاں ایک عذاب اور ہے۔ یہ رسوائی اور حسرت و ندامت کا عذاب ہے' یہ نفسیاتی اور روحانی عذاب ہے۔ چھٹی بار اس کا تصور کریں۔ یہ حشر سے شروع ہوگا' مثلاً' جب وہاں آپ کے سارے اعمال براڈ کاسٹ کر دیے جائیں گے (وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ)' کیا آپ اس گھڑی کا سامنا کر سکتے ہیں؟ میں بھی اپنے آپ کو جانتا ہوں' آپ بھی اپنے آپ کو جانتے ہیں' کون یہ رسوائی مول لے سکتا ہے کہ اس کے سارے اعمال لاؤڈ اسپیکر پر بیان ہونا شروع ہو جائیں؟ کتنی رسوائی' کتنی ذلت ہمارے حصے میں آسکتی ہے؟ پھر وہاں زبردست ندامت و حسرت یہ ہوگی کہ ہماری اتنی مختصر سی عمر تھی' اس کو ہم نے کیوں ضائع کر دیا۔ پھر جہنم سے نکلنا چاہیں گے تو کوئی نجات کی صورت نظر نہ آئے گی۔ جن کا مذاق اڑاتے تھے ان کو ہی عیش و آرام میں دیکھیں گے۔ آپ ذلت کا' رسوائی کا' حسرت کا' یہ عذاب یاد کریں' اور چھٹی بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

اور آخر میں' ساتویں بار آپ یہ سوچیں کہ جو کچھ کل پیش آنے والا ہے' یہ سب آج کی کمائی ہے۔ کل جتنے بھی مرحلے ہیں' یہ آسان ہوں گے تو آج کے اعمال سے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ مجھے ان اعمال سے بچا لے کہ جو کل آگ بننے والے ہیں۔ پھر آپ ساتویں بار کہیں اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

اس طرح آپ دنیا سے چلنا شروع کریں' موت کے وقت سے جہنم تک پہنچیں' پھر واپس لوٹ کر آج کی دنیا میں آجائیں--- یہ سفر مکمل ہو جائے گا۔

منضبط طور پر موت کے بعد اللہ سے ملاقات یاد رکھنے کے لیے پانچ وقت کی نماز' اور

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کی (درج بالا طریقہ کے مطابق) دعا' کے علاوہ وضو بھی بہت ممد و معاون ہو سکتا ہے' اگر وضو کرتے ہوئے چند دعائیں پڑھی جائیں' زبان سے نہ ہوں تو دل ہی دل میں۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین میں ان کی تعلیم دی ہے۔ خاص طور پر'

کلی کرتے ہوئے:

میرے اللہ' تیری کتاب کی تلاوت اور تجھے کثرت سے یاد رکھنے میں میری مدد کر۔

ناک میں پانی دیتے ہوئے:

میرے اللہ' میں تجھ سے دوزخ کی بدبو سے پناہ مانگتا ہوں' مجھے جنت کی خوشبو عطا کر۔

منہ دھوتے ہوئے:

میرے اللہ' جس دن منہ روشن ہوں گے میرا منہ اپنے نور سے روشن کر' جس دن منہ کالے ہوں گے' میرا منہ کالا نہ کر۔

ہاتھ دھوتے ہوئے:

میرے اللہ' میرا اعمال نامہ میرے داہنے ہاتھ میں دینا' اور میرا حساب آسان کرنا۔

میرے اللہ' میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا۔

سر کا مسح کرتے ہوئے:

میرے اللہ' جس دن تیرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا' مجھے اپنے عرش کے تلے سایہ دے۔

پاؤں دھوتے ہوئے:

میرے اللہ' میرے قدم جمادے جس دن پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔

۶۔ فہم قرآن

قیام لیل کا ایک بڑا مقصد قرآن کو ترتیل سے پڑھنا ہے' تاکہ اس کی آیات دل و دماغ اور روح میں جذب ہو سکیں۔ طویل قیام نہ کر سکنے' قرآن یاد نہ ہونے' اور عربی نہ جاننے کی وجہ سے اکثر لوگوں کے لیے اس مقصد کا حصول ممکن نہیں۔ لیکن اب جب کہ ہر ایک کے پاس

مطبوعہ قرآن' ترجمہ کے ساتھ موجود ہے' ارادہ اور عزم کے ساتھ تھوڑا سا زائد وقت لگا کر آپ قرآن سے یہ فائدہ کچھ نہ کچھ ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔

آج ہی سے آپ طے کر لیں کہ روزانہ قرآن کی چند آیات--- ۳ سے ۱۰ تک' جتنی بہ سہولت ممکن ہوں--- ترجمہ سے پڑھا کریں۔ لفظی ترجمہ بھی پڑھیں' بامحاورہ بھی اور اس طرح پڑھیں کہ آپ جس کا کلام ہے اس کے سامنے ہیں اور ایک دفعہ یہ بھی سوچ لیں کہ ان آیات میں کیا کوئی ایسی چیز ہے جو مجھے یاد رکھنا چاہیے' یا کرنا چاہیے۔ آپ ۳ آیات بھی روزانہ پڑھیں' تو تقریباً ٦ سال میں قرآن مکمل ہو جائے گا۔ ایسے ٦ سال کے کتنے عرصے اب تک گزر چکے ہیں! اور ۱۰ آیات روزانہ پڑھیں تو ۲ سال میں مکمل ہو جائے گا۔ لیکن آپ جتنا باقاعدگی سے پڑھ سکیں اس سے زیادہ بوجھ نہ اٹھائیں۔

روح توحید

زندگی کے ہر کام میں' اور خاص طور پر دعوت و جہاد کے ہر کام میں' اس بات کو یاد رکھنے ہی سے تعلق باللہ اور توحید کی اصل روح آپ کو حاصل ہو سکتی ہے کہ تصرف و تدبیر کا تمام اختیار اللہ اور صرف اللہ کے پاس ہے۔ **ماشاء الله ولاقوة الا باللّٰه - لاحول ولا قوة الا باللّٰه**۔ منصوبے آپ سب بنائیں' تدابیر آپ سب اختیار کریں' لیکن یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ میری تدبیر سے' یا تعداد سے' یا مادی اسباب سے کچھ ہوگا' میرا کوئی کام بنے گا' یا کوئی دعوت قبول کرے گا' لوگ جمع ہو جائیں گے' یا کوئی کامیابی نصیب ہو جائے گی۔ اور کچھ کام بن جائے' تو یہ ہرگز نہ سمجھیں کہ یہ میں نے کیا' یا یہ میری حسن تدبیر سے ہوا۔ اس بات کو یاد رکھیے کہ **فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى** (الانفال ۸:۱۷) (پس حقیقت یہ ہے کہ تم نے انھیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور اے نبیؐ' تو نے نہیں پھینکا بلکہ اللہ نے پھینکا)۔

توحید و توکل کی روح یہ نہیں ہے کہ آپ تدبیر نہ کریں۔ نہیں' بہترین تدبیر کرنا تو آپ پر اللہ کا حق ہے۔ توحید و توکل یہ ہے کہ آپ کسی مادی تدبیر یا سبب کو رب کا درجہ نہ دیں' اور یہ نہ سمجھیں کہ کوئی قوت و اختیار یا نتیجہ' تدبیر یا سبب میں پوشیدہ ہے۔ اس لیے جو کام بھی

کریں' اس میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا ضرور کریں' اور جو کام بھی بن پڑے' اس پر اپنی کوششوں پر ناز کرنے کے بجائے اسی کا شکر ادا کریں۔ یہ بھی ذکر ہے' اور بہت اچھا اور ضروری ذکر۔

روشنی کے دو مینار

اللہ تعالیٰ سے جس تعلق کی آپ کو ضرورت ہے' اس کے لیے دو دعاؤں کے مضمون کو مطلوب و مقصود کے طور پر اپنی نگاہوں کے سامنے رکھنے' اور ان کو مانگتے رہنے سے آپ کو ہمیشہ یاد رہے گا کہ کیا بننا ہے۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ' وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ' وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ' وَعَیْنِیِ مِنَ الْخِیَانَۃِ' اِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔

میرے اللہ' میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے (کہ کوئی دو رنگی نہ رہ جائے)' اور میرے عمل کو ریا سے (کہ جو کچھ کروں صرف تیرے لیے کروں)' اور میری زبان کو جھوٹ سے' اور میری نگاہ کو خیانت سے (کہ تیری رضا اور وجہ کریم سے بھٹک کر کسی اور ہی مطلوب و محبوب پر نہ جم جائے)' بے شک تو نگاہوں کی خیانت بھی جانتا ہے' اور جو کچھ دلوں میں چھپا ہوتا ہے وہ بھی۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًا' لَکَ شَکَّارًا لَکَ رَھَّابًا' لَکَ مِطْوَاعًا' لَکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا۔

میرے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ تجھے بہت بہت یاد رکھوں اور یاد کروں' اور تیرا بہت بہت شکر کروں' اور تجھ سے بہت بہت ڈرتا رہوں' اور (دوڑ دوڑ کر تجھے خوش کرنے کے لیے) وہ کام بھی کروں جو تو نے لازم نہیں کیے' اور (یہ سب کرتے ہوئے) میرا دل تیرے آگے جھکا رہے' اور (یہ سب کرنے کے بعد بھی' احساس تقصیر و ندامت سے لبریز) بار بار آہ آہ کرتا ہوا تیری طرف لوٹتا رہوں۔

حرف آخر

آپ کتنے ہی مشغول و مصروف رہتے ہوں، اور آپ کا علم کتنا ہی کم ہو، درج بالا معمولات و مشاغل میں مشکل ہی سے کوئی چیز ایسی ہوگی جو آپ کے لیے کرنا ممکن نہ ہو۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ آپ کو یہ احساس ہو کہ دعوت عام اور اصلاح خلق کا کام آپ پر فرض ہے، اور قرب الٰہی کے لیے ناگزیر۔ یہ کام ایک عظیم اور پُرخطر کام ہے۔ یہ عظیم اور پُرخطر کام جو آپ کو کرنا ہے، اس کے لیے اعتصام باللہ، اللہ تعالیٰ کی کثرت سے یاد، اس کا قرب، اور اس کے حضور قیام و مناجات بالکل ناگزیر ہیں۔ نہ کہ کسی تدبیر پر اڑنا یا ہر نئی تدبیر سے بھاگنا۔ اس کے لیے پانچ وقت کی نماز سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا، اور ان دیگر اشغال کا اہتمام کرنا جو بغیر اضافی وقت اور محنت کے بہ آسانی ہو سکتے ہیں--- یہی سب سے سہل اور کارگر نسخہ ہے، اسی طرح اخلاص و للہیت پیدا ہو سکتی ہے، اور آپ حنیف بن سکتے ہیں۔

اذکار کے بارے میں احادیث نبویؐ

۱۔ فرمایا، جس نے یہ کلمات (لا الٰہ ...... قدیر) دس مرتبہ کہے۔ اس کے لیے بنی اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ایوب انصاریؓ)۔ فرمایا، صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد، قعدہ کی طرح دو زانوؤں پر بیٹھے ہوئے، بات چیت کرنے سے پہلے دس بار پڑھے (ترمذی، عن ابی امامہ)۔

۲۔ فرمایا، یہ چار کلمے (سبحان اللہ ..... واللہ اکبر)۔ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں .... جس سے چاہو شروع کرو، کوئی نقصان نہیں (مسلم، ترمذی، احمد عن سمرۃؓ بن جندب)۔ فرمایا، مجھے ان چار کلمات کا کہنا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ یعنی دنیا کی ہر چیز سے (مسلم، ترمذی، نسائی، عن ابی ہریرہؓ)۔ یہی کلمات صلوٰۃ التسبیح میں پڑھنے کی تعلیم آپؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو دی (ابوداود، ابن ماجہ، حاکم، عن ابی رافعؓ)۔ فرمایا، سبحان اللہ والحمدللہ آسمان و زمین کے درمیان سب کچھ بھر دیتے ہیں،

اور الحمدللّٰہ میزان کو بھر دیتا ہے (مسلم، ترمذی، عن ابی مالک اشعریؓ)۔
فرمایا، لا الٰہ الا اللّٰہ سب سے افضل ذکر ہے (ترمذی، عن جابرؓ)۔
فرمایا: لاحول و لا قوۃ الا باللّٰہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (صحاح ستہ عن ابی موسیٰ الاشعریؓ)۔

۳۔ فرمایا، دو کلمے ہیں: زبان پر بہت ہی ہلکے پھلکے، میزان عمل میں بہت ہی وزنی اور بھاری، اور خدائے رحمٰن کو بہت ہی محبوب اور پیارے، **سبحان اللّٰہ وبحمدہ، سبحان اللّٰہ العظیم** (بخاری، مسلم، ترمذی، عن ابی ہریرہؓ)۔

۴۔ فرمایا، جو میرے اوپر سلام بھیجتا ہے، وہ میری روح تک پہنچایا جاتا ہے، اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں (ابوداود، عن ابی ہریرہؓ)۔ فرمایا، جو میرے اوپر ایک درود بھیجتا ہے، اللہ اس پر دس درود بھیجتا ہے، اس کی دس خطائیں مٹاتا ہے، اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے (احمد، نسائی، حاکم عن انسؓ)۔

۵۔ فرمایا، میرے دل پر (دنیاوی مشاغل کی وجہ سے) پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس لیے میں دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں (مسلم، ابوداود، نسائی عن لاغر المزنیؒ)۔ فرمایا، جو شخص استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے، اسے ہر فکر سے نجات دیتا ہے، اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ (احمد، ابوداود، ابن ماجہ، عن عباسؓ)

۶۔ (اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ) صبح اور مغرب کی نماز کے بعد، کسی سے بات کرنے سے پہلے، سات مرتبہ یہ پڑھو۔ اگر تم اس دن یا رات میں مرجاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمھیں آگ سے محفوظ رکھے گا۔ (احمد، ابوداود، ترمذی، عن الحارث، اتیمی)